گھر اور گھروندہ

رفعت سراج

احسان کیا تھا میں نے تم پر نکاح کر کے۔۔۔۔۔۔اس نے گیلا تولیہ بیڈ پر پھینکا۔۔۔

ہاں تو اتار رہی ہوں تمہارا احسان۔۔۔۔۔جا رہی ہوں جگہ خالی کر کے۔۔۔۔۔کسی اور پر اس طرح کا احسان کر کے یہ جگہ خالی بھر دینا۔۔۔اس نے وارڈروب کھول کر کپڑے بیڈ پر پھینکنا شروع کیئے۔۔۔۔۔پھر وارڈروب کے اوپری حصے سے ایک بیگ نکالا۔

ہر بات کی حد ہوتی ہے۔۔۔۔بس اب حد ختم ہو گئی ہے۔۔۔۔۔اس نے کپڑے تیہ کئے بغیر بیگ میں ٹھونسنا شروع کیئے۔۔۔۔۔

تم ایک قدم یہاں سے باہر نکال کر دیکھو۔۔۔۔وہ غرّا کر آگے بڑھا۔۔۔

کیوں کیا ٹانگیں توڑ دو گے؟ وہ چلاّئی۔۔۔

توڑ بھی سکتا ہوں۔۔۔۔وہ بھی اسی انداز میں گویا ہوا۔۔۔

قریب آ کر دیکھو۔۔۔۔یہ ڈائمنڈ چاٹ لونگی۔۔۔۔کرتے رہنا میری لاش کے ٹکڑے اس نے انگلی لہرا کے انگھوٹی دکھائی۔۔۔۔

وہ ایک لمحے کے ٹھٹکا۔۔۔۔کچھ سوچا۔۔۔۔۔پھر ایک دم پینترا بدل کر اس پر جھپٹا وہ مچلتی تڑپتی رہ گئی۔۔۔۔۔اس نے انگھوٹی تقریباً کھوسٹ لی۔۔۔۔۔اور جیب میں ڈال کر اسے چھوڑ دیا۔۔۔۔

کوئی اور طریقہ سوچو اب۔۔۔۔۔مرنے کا۔۔۔۔

آپ کی تو مرضی ہی یہ ہے کہ۔۔۔۔۔خیر۔۔۔۔۔اب آپکو پریشان ہونے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔میں جا رہی ہوں ہمیشہ کے لیئے۔۔۔۔راستہ صاف ہے۔۔۔۔۔وہ دوبارہ بیگ میں کپڑے ٹھونسنے لگی۔۔۔۔

اتنا آسان نہیں ہے یہ سب۔۔۔۔ وہ استہزائیہ انداز میں مسکرایا۔۔۔۔ اور بڑی پھرتی سے دروازہ بند کر کے باہر سے لاک لگادیا۔۔۔ اور خود کچن کی طرف چل دیا جہاں بوا کی موجودگی یقینی تھی۔۔۔

حریم بری طرح دروازہ پیٹ رہی تھی۔۔۔۔

بوا یہی شور سن کر کچن سے باہر آچکی تھی۔۔۔۔ باہر نکلتے ہی معید کو سامنے پایا۔۔۔۔

کیا شور ہے میاں۔۔۔۔۔؟ وہ پریشان نظر آئیں۔۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔ کوئی خاص بات نہیں۔۔۔۔ میں امی کی طرف جارہی ہوں۔۔۔۔ کھانا وہیں کھاوں گا۔۔۔ اس نے بے نیازی سے جواب دیا۔۔۔۔

بوا اس کی بات پر توجہ دینے کے بجائے دروازے کی دھڑ دھڑ سن رہی تھیں۔۔۔۔

دروازہ کھولو۔۔۔ بالآخر چیخ و پکار بوا کے پلے پڑ ہی گئی۔۔۔ پلٹ کر تعجب سے معید کی طرف دیکھا۔۔۔ کیوں بند کر دیا۔۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی؟

ابھی دو چار گھنٹے اسے چیخنے رونے دو۔۔۔۔ تھوڑی دیر میں ٹھنڈی ہو جائے گی۔ وہ لاپرواہی سے شانے جھٹک کر بولا۔۔۔۔

ٹھنڈی۔۔۔۔؟ بوا ہونق سی ہو گئیں۔۔۔

میرا مطلب ہے خاموش ہو جائے گی۔۔۔۔۔ وہ جھلایا۔۔۔۔

خاموش۔۔۔۔۔ بوا پھر بید ھانی میں الجھ گئیں۔۔۔۔ حریم کی چیخ و پکار نے حواس معطل کر رکھے تھے۔ اب اتنا بھی جھگڑا نہیں کہ آپ ٹھنڈی اور خاموش گہرائیوں میں اترنے لگیں۔۔۔

خدانخواستہ اب یہ نوبت بھی نہیں آئی کہ آپ یہ سوچنے لگیں کہ میں اس کے گلے میں پھندا لگا کر

باہر آگیا ہوں اور وہ لمحہ بہ لمحہ ٹھنڈی یا خاموش ہو رہی ہے۔۔۔۔ اے میاں۔۔۔۔ اللہ نہ کرے۔۔

بوا کے تو حلق میں کانٹے پڑ گئے۔۔۔۔ کیا حوصلہ مندی ہے۔۔۔۔۔ کیا ڈھٹائی۔۔۔۔۔ میں

کیوں ایسا و چنے لگی۔۔۔۔ میں نہیں سن رہی کوئی بات۔ بس آپ دلہن کو کھولو۔۔۔۔ہ قطعی

انداز میں مصر ہوئیں۔۔۔۔۔

کھولوں؟ کیا مطلب۔۔۔۔ بھینس بندھی ہوئی ہے جسے کھولوں۔۔۔۔ تاکہ وہ کہیں کھلی جگہ میں ہریالی

میں جگالی کرتی پھرے۔۔۔۔۔ نانسنس۔۔۔۔

زیادہ ٹرکس آزمانے کی کوشش نہ کرنا۔۔۔۔ میں خود آکر لاک کھول دونگا۔۔۔۔

امی کی طرف جا رہا ہوں۔۔۔۔ وہیں کھانا کھاؤنگا۔۔۔۔

بوا اے میاں۔۔۔۔ اے میاں کرتی رہ گئیں اور وہ بائیک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔۔۔۔

****

امی تو دو قدم کے فاصلے پر ہی تھیں کسی بھی وقت پول کھل سکتی تھیں جبکہ اس کا موڈ تھا وہ اسے کم از

کم تین چار گھنٹے تو مزہ چکھائے۔۔۔۔ یار حد ہو گئی اپنے لائف پارٹنر کے مزاج کو نہیں سمجھتی۔۔۔۔۔

شک کرتی ہے۔۔۔۔ نمک یا چینی ہوں جسے لڑکیاں گھول کر پی جائیں۔۔۔۔ آخر انسان ہوں

بندہ بشر ہوں۔۔۔۔۔ کسی کو غور سے دیکھ لیا تو کیا ہوا۔۔۔۔ کیا اسٹکر بن کر چپک گئی وہ۔۔۔۔۔ کسی

سے ذرا ہنس کر بات کر لی تو دوسرے نکاح کا ایجاب و قبول ہو گیا۔۔۔ نالائق یہ بھی نہیں سمجھتی

کہ آخر کار کبوتر اپنی چھتری پر ہی آئے گا

اس نے اسپیڈ تیز کی اور سی سائیڈ کی طرف رخ موڑ دیا۔۔۔۔

راستے سے ایک برگر اور بروسٹ پیک کرایا اور ساحل سمندر پر تنہا پکنک انجوائے کرنے کی سر توڑ کوشش کی۔۔۔

کافی دیر کی چہل قدمی کے بعد اسے دھیان آیا کہ اب چلنا چاہیے۔۔۔ بس بہت ہو گیا باقی آئندہ سہی۔۔۔۔

گھر میں داخل ہوا تو مغرب کی اذانیں ہو رہی تھیں ساتھ ہی گھر کی اندرونی فضا کسی تقریب کا منظر پیش کر رہی تھیں۔۔۔

تینوں بہنیں اپنے بچوں سمیت موجود تھیں۔۔۔ جن کے بچوں کا کلیکشن یوں سمجھا جاتا تھا کہ سخت ترین جنگی محاذ پر بھیج کر ممکنہ بلکہ حیرت انگیز کامیابی و فتح سمجھی جا سکتی ہے۔۔۔

اس پر مستزاد سلطانہ پھوپھو جن کو وہ سلطان پھوپھو کہا کرتا تھا اور اکثر و بیشتر یہ قول سناتا رہتا تھا امی تو دو قدم کے فاصلے پر ہی تھیں کسی بھی وقت پول کھل سکتی تھیں جبکہ اس کا موڈ تھا وہ اسے کم از کم تین چار گھنٹے تو مزہ چکھائے۔۔۔یار حد ہو گئی اپنے لائف پارٹنر کے مزاج کو نہیں سمجھتی۔۔۔۔ شک کرتی ہے۔۔۔ نمک یا چینی ہوں جسے لڑکیاں گھول کر پی جائیں۔۔۔ آخر انسان ہوں بندہ بشر ہوں۔۔۔۔ کسی کو غور سے دیکھ لیا تو کیا ہوا۔۔۔ کیا اسٹکر بن کر چپک گئی وہ۔۔۔۔ کسی سے ذرا ہنس کر بات کر لی تو دوسرے نکاح کا ایجاب و قبول ہو گیا۔۔۔نالائق یہ بھی نہیں سمجھتی کہ آخر کار کبوتر اپنی چھتری پر ہی آئے گا

اس نے اسپیڈ تیز کی اور سی سائیڈ کی طرف رخ موڑ دیا۔۔۔

راستے سے ایک برگر اور بروسٹ پیک کرایا اور ساحل سمندر پر تنہا پکنک انجوائے کرنے کی سر توڑ

کوشش کی۔۔۔

کافی دیر کی چہل قدمی کے بعد اسے دھیان آیا کہ اب چلنا چاہیے۔۔۔بس بہت ہو گیا باقی آئندہ سہی۔۔۔

گھر میں داخل ہوا تو مغرب کی اذانیں ہو رہی تھیں ساتھ ہی گھر کی اندرونی فضا کسی تقریب کا منظر پیش کر رہی تھیں۔۔۔

تینوں بہنیں اپنے بچوں سمیت موجود تھیں۔۔۔جن کے بچوں کا کلیکشن یوں سمجھا جاتا تھا کہ سخت ترین جنگی محاذ پر بھیج کر ممکنہ بلکہ حیرت انگیز کامیابی و فتح سمجھی جا سکتی ہے۔۔۔

اس پر مستزاد سلطانہ پھوپھو جن کو وہ سلطان پھوپھو کہا کرتا تھا اور اکثر و بیشتر یہ قول سناتا رہتا تھا کہ جابر سلطان کہ آگے کلمہ حق کہنا جہاد ہے۔۔۔اس پر وہ اس سے ناراض ہی رہتی تھیں کہ بھتیجا انھیں کافر کہتا ہے، اور انکے سامنے آتے ہی حالتِ جہاد میں آجاتا ہے۔۔۔۔

اسی آن میں کچن سے نکلتی ماں پر بھی نظر پڑ گئی۔۔۔لمحہ بھر کو تو وہ چکرا کر رہ گیا ہو گئی سیر تفریح۔۔۔ گیا گھر کا خیال۔۔۔اس لئیے الگ گھر کر دیا تھا کہ کچھ ذمہ داری پیدا ہو گی۔۔۔سینجیدگی آئے گی۔۔۔کوئی عقل کے کام ہونگے۔۔۔

سالن میں سے دھنیا نکالیں۔۔۔راشدہ (بہن) کے چار سالہ بیٹے نے ایک دلروز چیخ مار کر نانی کی صلواتیں اور ماموں کا سلام سب خلط ملط کر دیا۔۔۔راشدہ ایک کونے میں بیٹھی اسے کھانا کھلا رہی تھی۔۔۔اس نے معید کو سلام کیا تھا مگر اس نے سنا نہیں تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔یہ کیا حرکت کی۔۔۔؟ کسی طرف سے راشدہ سے بڑی رینا نکل آئی تھی۔ بہت

ملامت بھرے انداز میں دریافت کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کونسی حرکت۔۔۔؟ابھی تو میں نے زاویہ بھی نہیں بدلا۔۔۔اس نے ذرا ننھا بننے کی کوشش کی۔۔۔۔

اگر انھیں کچھ ہو جاتا خدانخواستہ۔۔۔۔ریناسے بڑی ربعیہ بھی آموجود ہوئی تھی ارے اس کی بلا سے۔۔۔۔دلہن سے کہا بھی تھا۔۔۔مت پریشان کرو کسی کی بچی کو۔۔۔پہلے اپنے نورِ چشم کو سدھالو۔۔۔۔

کیا میں ڈنگروں، مویشیوں میں سے ہوں۔۔۔۔جسے سدھانے کے منصوبے بن رہے ہیں۔

سلطانہ پھوپھو کے حملے نے تن بدن میں جیسے آگ ہی لگادی۔۔۔۔وہ جانے کب آگئی تھیں۔۔۔شائد ربیعہ کے پیچھے آئیں تھیں۔۔۔ارے ان سے بھی پرے۔۔۔امی جان نے سیخ پا ہو کر اضافہ کیا۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔بھابھی کوئی لاوارث نہیں ہیں۔ان کا میکہ انھیں اتنا پیار نہیں کرتا ہوگا جتنا پیار انھیں سسرالی کرتے ہیں۔آخر آپ کیا سمجھ کر انھیں اس طرح بند کر کے چلے گئے تھے۔ربیعہ نے بھی باقاعدہ حصہ لیا۔۔۔۔

اس کو کیا اس کی طرف سے جان سے چلی جاتی۔۔۔سلطان پھوپھو کی دیرینہ ناراضگی پھوٹ پھوٹ کر باہر نکلنے لگی۔۔۔

شرم نہیں آتی کیا منہ دکھائیں گے ہم اس کے ماں باپ کو۔۔۔ کتنا خوش رکھ رہے ہیں ہم ان کی بچی کو۔۔۔۔امی جان نے بڑی برہمی سے اس ی سمت دیکھا۔۔۔

تو کیا صرف میرا ہی قصور ہے۔۔۔وہ تو جیسے دودھ پیتی ہے۔۔۔وہ جھلاّیا۔۔۔ان کی حالت دیکھیں ذرا۔۔۔ریبانے اسے متوجہ کرنے کی کوشش کی۔۔۔

آپ لوگ دیکھیں میں دیکھتا رہتا ہوں۔۔۔

دیکھ رہی ہو دلہن اس کی ڈھٹائی۔۔۔سلطان پھوپھو بھاوج سے مخاطب ہوئیں۔

دیکھ رہی ہوں آپا۔۔۔مگر میاں سے سیدھا کر کے ہی اب یہاں سے جاؤنگی۔۔۔امی جان نے نند کو پوری پوری تسلی دی

ارے وہ تو بوا کو سوجھی۔۔۔غریب ہانپتی کانپتی پہنچی۔۔۔کتنی مشکل سے ہم نے تالا توڑ کر اسے باہر نکالا۔۔۔۔

توڑ دیا تالا۔۔۔؟چائینا کا تھا۔۔۔وہ کچھ اور کہنا چاہتا تھا۔مگر درمیان میں روک دیا گیا۔

چولہے میں گئے تمہارے چین جاپان۔۔۔امی جان بھڑک گئیں۔۔۔

میرا خیال ہے۔۔۔وہ بہت عاجزی سے کچھ کہنے لگا۔

بھاڑ میں گیا تمہارا خیال۔۔۔اندر جا کر حال دیکھو اس کا۔۔۔شرم آنی چاہیے تمہیں۔۔۔اسے اذیت دی ہم سے جھوٹ بولا۔۔۔سارا دن گناہ کمانے میں گزار دیا۔۔۔کوئی انسانیت کی بات ہے۔۔۔شرم آ رہی ہے ہمیں۔۔۔امی جان بے حساب گرم نظر آئیں۔۔۔

ہاں بس۔۔۔مجھے ہی کہیں سب۔۔۔وہ تو جیسے کچھ کرتی ہی نہیں۔اس کی بعض باتیں اتنی ناقابلِ برداشت ہیں کہ آئیندہ اس سے بھی زیادہ کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔وہ بھی پینترا بدل کر ناراضگی ظاہر کرنے لگا

سترہ سال میرے پڑوس میں رہی ہے۔۔۔ میرے سامنے پلی بڑھی ہے۔اس سے اچھی طرح شناسائی ہے۔۔۔اس کی ایک ایک عادت میرے سامنے ڈھلی ہے۔۔۔ تمہاری ماں ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ غلط باتوں میں تمہاری حمایت کرونگی۔۔۔ یعنی حد ہو گئی۔۔۔ اگر خدانخواستہ وہ کچھ کر بیٹھتی۔۔۔بات کرنے کی ضرورت نہیں مجھ سے۔۔۔ وہ ماتھے پر لا تعداد بل ڈال کر کچن کی طرف چلیں۔۔۔

یہی تو زعم ہے اسے کہ سارا سسرال ہم نوالہ و ہم پیالہ ہے۔۔۔

جس لڑکی میں صلاحیت ہوتی ہے اسی کا سسرال ہم نوالہ و ہم پیالہ ہوتا ہے۔ایسی سیدھی بچی۔۔۔

سلطان پھوپھو نے اس کی بات کاٹ کر گویر چٹکی بھری۔۔۔

سیدھی۔۔۔ ہونہ۔۔۔ بیوقوف اچھا بنا لیتی ہے سب کو۔۔۔

ارے۔۔۔ سارہ چہرہ اس کا خون سے بھرا ہوا تھا، کمرے میں گھستے ہی مجھے تو چکر آ گئے۔ خ۔۔۔

خون۔۔۔ وہ بدحواس ہو کر مزید کچھ سنے بغیر کمرے کی طرف بھاگا۔۔۔ حریم کی پیشانی پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔ وہ بیڈ پر بالکل چت لیٹی ہوئی تھی آنکھیں بند تھیں۔۔۔

یہ کیا کر لیا۔۔۔؟ شرافت سے دو چار گھنٹے لاک ہو کر نہیں گزارے جا سکتے۔۔۔ وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ دیئے بہت تاسف بھرے ندازمیں اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اسی طرح ساکت و صامت لیٹی رہی۔۔۔

زبان بھی اینٹھ گئی ہے۔۔۔ طبعیت کی طرح؟ وہ اسی طرح گویا ہوا۔۔۔

کچھ پیسے لے کر بولوگی؟

اچھا یہ بتاؤ۔۔۔ سر دروازے میں مارا تھا یا دیوار میں؟

ویسے تمہارے میک آپ کا کیا ہو گا۔۔۔ کتنا گہرا زخم ہے۔ کب تک پٹی کھل جائے گی؟ بات کرنے کی ضرورت نہیں مجھ سے۔۔۔ وہ جیسے پھٹ پڑی۔۔۔

صرف ضرورت کے تحت بات نہیں کی جاتی۔۔۔ ہم مطلبی نہیں ہیں.بہت بے لوث اور سادہ و معصوم ہیں۔۔۔ وہ بیڈ کے کنارے پر ٹک گیا۔

اس معصومیت پر دن اور رات قربان ہو رہی ہوں۔۔۔ وہ جل کر بولی تھی۔۔۔

اللہ اللہ۔۔۔ معید نے بڑی ادا سے چھیڑا۔۔۔

جائیں آپ یہاں سے۔۔۔ اس نے آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔۔۔

کہاں جاؤں۔۔۔ باہر تو تمہارے حمایتیوں کا رش لگا ہوا ہے۔۔۔ جو مجھے چیل کوؤں کی طرح نوچنے کو تلے بیٹھے ہیں۔۔۔ جو گیدڑ سنگھی ان کو سنگھائی تھی مجھے بھی سنگھائی ہوتی تو آج یہ پرابلمز پیدا نہ ہوتیں۔۔۔

آپ جاتے ہیں یا امی کو آواز دوں۔۔۔ وہ چلاّئی۔۔۔

جا رہا ہوں بابا۔۔۔ وہ بوکھلا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

****

شائد دنیا میں اس طرح کی فطرت بہت سے مردوں کی ہوتی ہو گی۔۔۔ جو ہر پُرکشش عورت کی

طرف لازماً توجہ فرماتے ہیں۔۔۔اور صرف دیکھ کر ہی تسکین حاصل کر لیتے ہیں۔شائد یہ کوئی نفسیاتی عارضہ ہی ہوتا ہو گا۔۔۔

وہ اس سے بہت محبت کرتا تھا۔۔۔مگر اس وقت وہ بہت عذاب میں مبتلا ہو جاتی تھی جب وہ اسکی موجودگی ہی میں کسی لڑکی کو اتنی اٹینشن دینے لگتا تھا کہ یہ بھی بھول جاتا تھا کہ بیوی بھی ساتھ ہی ہے۔۔۔اور کس طرح سلگ سلگ کر خاک ہو رہی ہے۔۔۔اتنی آؤ بھگت کرتا تھا کہ وہ تڑپ کر اپنی جگہ چھوڑ کر کہیں اور بیٹھ جاتی تھی۔۔۔بعد میں اسے بہت سمجھاتا تھا کہ وہ تو اخلاقیات نبھا رہا تھا۔۔۔اس کی نیت خراب نہیں تھی۔۔۔وہ تو بس اس کا دل ہی ایسا ہے کہ وہ کسی کو اگنور نہیں کر سکتا۔۔۔اس کی شادی کے فوراً بعد اس کی نند کے ہاں کوئی شادی ہوئی تھی۔

وہ اپنی ساس نندوں کے ساتھ کئی دن پہلے سے وہاں پہنچی ہوئی تھی۔۔۔راشدہ کے سسرالیوں میں سے بھی بہت سے مہمان آئے ہوئے تھے انھیں میں ایک پری چہرہ محترمہ بھی تھیں۔اس نے کئی مرتبہ معید کو اس سے بات چیت کرتے ہوئے دیکھا تھا مگر اس عمل کو اتفاقات میں سے سمجھ کر نظر انداز کر دیا تھا۔۔۔

لیکن جب ڈرائینگ روم میں دونوں کو تنہا بہت خوشگوار موڈ میں باتیں کرتے دیکھا تو لمحے بھر کو سناٹے میں رہ گئی۔۔۔یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بہت پرانی دوستی ہو۔وہ اسی وقت چھوٹے بھائی کے ساتھ بائیک پر بیٹھ کر واپس آگئی تھی اور رو رو کر جان آدھی کر لی تھی۔۔۔

بعد میں وہاں ڈھونڈھ پڑی تو پتہ چلا کہ اس کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی اس لیئے وہ گھر چلی گئی ہے۔۔۔

وہ یہ سنتے ہی گرتا پڑتا اس کے پاس پہنچا تھا۔۔۔

اور طبعیت کی خرابی کی وجہ جان کر بڑی بے نیازی سے بولا تھا۔۔۔بہت دقیانوسی اور نیر و مائینڈڈ ہو۔۔۔ذرا سی بات چیت سے کیا ہو جاتا ہے۔جہاں انتارش ہوتا ہے وہاں کسی نہ کسی سے بات جیت ہوتی ہی رہتی ہے۔۔۔

تب وہ واقعی شرمندگی محسوس کرنے لگی تھی جیسے واقعی وہی غلط ہو۔۔۔

اس دن کے بعد اس نے پھر اس طرف توجہ نہیں دی تھی۔۔۔لیکن کچھ عرصے کے بعد وہ مختلف اوقات میں شدید احساسِ توہین سے دوچار رہنے لگی۔یعنی بھری محفل میں وہ اسے بھول جاتا تھا اور کسی مہ رو مہ جبین کی دیکھ بھال، میں لگ جاتا تھا۔وہ دقیانوسیت کے طعنے سچنے کے لئیے برداشت کر جاتی تھی۔۔۔لیکن اندر ہی اندر یہ بات اسے گھن کی طرح کھا رہی تھی۔

اور تو اور اس نے خواتین کی قربت حاصل کرنے کی ایک ٹِرک بڑی زبردست حاصل کر لی تھی۔۔۔یعنی نیم حکیم قسم کا پامسٹ بن گیا تھا۔۔۔بس کوئی تقریب ہوتی اور لڑکیاں اسے گھیر کر بیٹھ جاتیں۔۔۔معید بھائی پہلے میرا ہاتھ دیکھیں۔۔۔پہلے میرا۔۔۔مختلف پچ (pitch) کی حاصل آوازیں زبردست شور پیدا کرنے لگتیں۔۔۔(wave length) اور ویو لینتھ وہ راجہ اندر بنا۔۔۔کیرو کا جانشین دکھائی دیتا۔۔۔بہت اعتماد سے نازک سے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر مستقبل کی پیشن گوئیاں کرنے لگتا۔۔۔وہ اندر کی کھولن مٹانے کو بار بار ٹھنڈا پانی پیتی۔۔۔

جھگڑا ہونے کی نوبت سے پہلے وہ کمال ہوشیاری سے ہینڈل کر لیتا تھا۔۔۔

یار ہر لڑکی بیوی تھوڑا ہی ہوتی ہے۔۔

بیوی تو بس ایک ہی ہوتی ہے۔۔۔

یا یہ کہ کوئی لڑکی بیوی کی برابری تو نہیں کر سکتی۔۔۔بیوی سے تو سب سے قریب ترین رشتہ ہوتا ہے۔۔۔دنیا کا کوئی رشتہ اتنا قریبی نہیں ہوتا۔۔۔

یوں سمجھو ایک روح کے دو سائے ہوتے ہیں۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔

اور وہ جیسے واقعی ریلیکس ہو جاتی۔۔۔بہل جاتی۔۔۔اپنی بد گمانیوں پر خود ہی شرمندگی محسوس کرنے لگتی۔۔۔

آہستہ آہستہ جیسے وہ عادی ہو رہی تھی اس لیئے کہ وہ بہرحال اس کا بے حد خیال کرتا تھا۔۔۔دکھ بیماری میں تو تیمارداری کا حق ادا کر دیتا تھا۔۔۔زندگی ایک دھب پر چل ہی پڑی تھی۔۔۔

کہ اس کی بڑی بھابھی نے جیسے اسے کسی خواب سے جگا دیا۔۔۔

تم کیسی بیوی ہو۔۔۔ایسے رنگ رنگیلے خاوند کو کھلا چھوڑ رکھا ہے۔مان لیا ہم نے کہ وہ بہت براڈ مائینڈڈ اور پروگریسو ہے۔۔۔لیکن کسی لڑکی کی کیا گارنٹی ہے وہ تو اس کی مستقل قربت کی خواہشمند ہو سکتی ہے۔ظاہر ہے وہ خوش شکل ہے۔۔۔خوش لباس و خوش انداز ہے۔۔۔جاب اچھی ہے۔۔۔تم پڑی سوتی رہنا کوئی کام بھی دکھا سکتی ہے خدانخواستہ۔۔۔

گویا یہ سن کر تو اسے پنکھے لگ گئے تھے۔۔۔اندر ایسی ہول شروع ہوئی تھی کہ ساری ہستی تلپٹ ہونے لگی تھی۔۔۔

اوہ۔۔۔واقعی۔۔۔اس طرف تو میں نے سوچا ہی نہیں۔۔۔ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہیں بھابی

آج اس کے قطعی احتجاج پر جھگڑا بہت بڑھ گیا تھا۔بات بھی پڑوس کی تھی۔موصوفہ کو معید سے

لفٹ کیا ملی کمبل ہی ہو گئیں۔۔۔ جب دیکھو موجود۔۔۔ خاص طور پر ان اوقات میں جب معید کی گھر میں موجودگی یقینی ہوتی تھی۔۔۔

کھٹک تو وہ اس وقت گئی تھی جب محترمہ نے بھابی کے بجائے حریم باجی کہنا شروع کیا تھا۔ کبھی کڑھائی گوشت لئیے چلی آرہیں ہیں کہ اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔۔۔

کبھی چکن اسٹکس یہ کہتی ہوئی لارہی ہیں کہ انہوں نے رنگون والا سے کوکنگ کا کورس کیا ہوا ہے۔۔۔

کبھی رات دس بجے اس کا فون ون وے ہوجاتا تھا اور انھوں نے کوئی ضروری فون کرنا ہوتا تھا جو انہیں دس بجے ہی یاد آتا تھا۔۔۔ لہذا وہ پڑوس سے فون کرنے آجاتی تھیں۔ ایک منٹ کے فون کے بعد پھر بیس منٹ معید کی خیر خیریت دریافت کرتی تھیں۔۔۔

اور معید یوں کھلا جاتا تھا کہ گویا اس کے خزاں رسیدہ چمن میں بہار آگئی ہو۔۔۔ بس اسی بنیاد پر ہفتہ بھر سے جھگڑا چل رہا تھا۔۔۔

آج حد ہو گئی جب اس نے یہ کہا کہ نکاح کر کے تم پر احسان کیا ہے۔۔۔ چھ لڑکیوں کی وجہ سے تمہاری اماں بلڈ پریشر کی مریضہ بن رہی تھیں تو اپنی والدہ کی درخواست پر میں نے تم پر غور کیا تھا۔۔۔

یہ سننے کے بعد تو اسے اس گھر میں ایک منٹ گزارنا عذاب لگ رہا تھا۔ احساسِ توہین سے انگ انگ سلگ رہا تھا۔۔۔ اب وہ بس اسی انتظار میں تھی کہ کب سسرالی جائیں اور وہ بھی اس گھر سے نکلے۔۔۔

اب وہ کوئی بات سننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

ساس نندوں اور سلطان پھوپھو کے جانے کے بعد جب معید واش روم میں تھا تو وہ چادر اوڑھ کر گھر سے نکل آئی تھی۔۔۔ یوں جیسے کوئی ہمیشہ کے لئیے مقام چھوڑتا ہے۔

سر پر بندھی پٹی دیکھ کر گھر بھر ہی ہول گیا تھا اس پر یہ کہ وہ نہا آئی تھی۔ ورنہ وہ ہمیشہ معید کے ساتھ ہی آتی تھی۔۔۔

اس نے ہر مصلحت بالا طاق رکھ کر صاف صاف بتا دیا کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئیے آ گئی ہے۔۔۔ اور دروازے سے سر ٹکرا کر یہ چوٹ اس کی اپنی ذاتی کوششوں کا نتیجہ ہے۔۔۔ اس کی امی کا تو بلڈ پریشر ہائی ہو گیا تھا۔۔۔ تین بہنیں ماں کی خدمت میں اور دو اس کی دل جوئی میں لگ گئیں۔۔۔

امی نے وجہ دریافت کی تو وہ بھی اس نے بلا کم و کاست بیان کر دی۔۔۔

جس پر واقعی ان کی حالت غیر ہو گئی۔۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھیں کہ معید ایسا غیر ذمہ دار و رنگین مزاج ہو گا۔۔۔

اللہ اللہ کر کے تو ایک کے فرض سے سبکدوش ہوئیں تھیں۔۔۔ اب پھر دوبارہ وہی فکر ہو رہی تھی۔۔۔ بیوگی کے دکھ کیا کم ہوتے ہیں اس پر مستزاد بیٹیوں کی ذمہ داریاں۔۔۔ کافی دیر بعد جب ان کے اوسان بحال ہوئے تو انہوں نے اسی وقت معید کی والدہ کو رنگ کیا۔۔۔

ان کی آواز سے محسوس ہوا جیسے وہ بہت گہری نیند سو چکی تھیں۔۔۔ لیکن یہ پتہ چلتے ہی کہ حریم وہاں پہنچی ہوئی ہے وہ تو لمحوں میں نیند کے غلبے سے باہر آ گئیں۔۔۔ حریم کی والدہ نے کہا۔۔۔

نہ میری بیٹی کی شکل بری ہے نہ وہ جاہل ہے۔۔۔ ہم اس کی توہین بہر حال برداشت نہیں

کر سکتے۔۔۔ لہذا اب آپ لوگ کسی صلح جوئی کی کوشش کے چکر میں نہیں پڑیں۔۔۔ اور معید سے کہیں جہاں منہ مارنا چاہے مارے۔۔۔ ہماری طرف سے اسے مکمل اجازت ہے۔۔۔

آپ کو اپنے بیٹے کے لچھن دیکھ کر بھی خوفِ خدا نہیں آیا کہ آپ کسی یتیم بچی کے ساتھ کیا کرنے جا رہی ہیں۔۔۔؟ یہ کہہ کر انہوں نے ریسیور رکھ دیا۔۔۔

****

رات دو بجے کا عمل تھا۔۔۔ جب معید کی امی اور سلطان پھوپھو معید کے ہمراہ گھر میں داخل ہوئیں۔۔۔ انہوں نے بہت جوش و جذبے سے سلام کیا تھا۔ مگر جواب بڑی سرد مہری کے ساتھ ملا تھا۔۔۔

معید کی والدہ کی شرمندگی۔۔۔ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔ وہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی اتنی ندامت ظاہر کر رہی تھیں۔۔۔ گویا کسی بہت بڑے جرم کا ارتکاب کر کے فارغ ہوئیں ہوں۔۔۔

اس وجہ سے تحریم کی والدہ قدرے نرم پڑتی نظر آرہی تھیں۔۔۔ یہ ناسمجھی کی باتیں ہیں۔۔۔ بچے عموماً کر جاتے ہیں۔۔۔ انھوں نے حریم کی والدہ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔۔۔

یہ ناسمجھی نہیں ہے۔۔۔ آوارگی ہے۔ گمراہی ہے۔۔۔ پرائی بچیوں کو بہکانا بھٹکانا مغالطے میں ڈالنا۔۔۔ یہ ناسمجھی ہے۔۔۔؟ گمراہی کی انتہا ہے۔ حریم کی والدہ نے پہلی فرصت میں یہ دلیل

مستر د کی۔۔۔

لیکن۔۔۔ آپ یہ تو جانتی ہیں کہ غلط کو صحیح کرنے کے مواقع اور راستے ہمیشہ موجود رہتے ہیں

معید کی والدہ نے پھر ایک مضبوط دلیل دی۔۔۔ بڈھے طوطے نہیں پڑھا جاتے۔۔۔ ہم اپنی بچی کو مزید بے عزت کرانے کی مہلت نہیں دینگے۔۔۔

اس دھوکہ بازی میں آپ بھی برابر کی شریک ہیں کہ آپ کو اپنے بیٹے کے بارے میں کچھ پتہ نہ ہو گا۔۔۔ لے پالک تو نہیں ہے سگا بیٹا ہے آپ کا۔ حریم کی والدہ نے ہر گنجائش ختم کرتے ہوئے قطعی اور حتمی انداز میں بات کی۔۔۔

آنٹی۔۔۔ پلیز۔۔۔ معید ایک دم بلبلا کر بول اٹھا۔۔۔

ہوں۔۔۔ میں نے (honest) یہ بہت زیادتی ہے میرے ساتھ۔۔۔ میں حریم کے ساتھ بہت آنسٹ اسے دل سے قبول کیا ہے۔۔۔ تو اس سے شادی کی۔۔۔ میں دوسری شادی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔ میرے گھر اور دل کی مالک صرف حریم ہے۔

پاؤ بھر خون نکلوا دیا تم نے بیچاری مالکن کا۔۔۔ سلطان پھوپھو نے چمک کر جملہ فٹ کیا۔۔۔

بات چیت کرنے سے کیا انسان بے وفا کنفرم ہو جاتا ہے۔۔۔ معید نے قدرے ناراضگی سے دریافت کیا۔۔۔

بیٹے مرد عورت کا سمبندھ آگ اور پھونس کا سمبندھ ہے۔ ایک ان دیکھی تلوار سر پر جھولتی رہتی ہے۔۔۔ کبھی بھی کہیں بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے تمہاری نیت بات چیت سے زیادہ نہ ہو۔۔۔ مگر فطرت کے حساب آگے کیا کچھ ہو سکتا ہے اس کا اندازہ قبل از وقت تم بھی

نہیں لگا سکتے۔۔۔

امی معید کو سمجھاتے ہوئے ساتھ ساتھ سمدھن کے تاثرات بھی دیکھتی جاتی تھیں۔۔۔

بھئی کوئی بھی عورت یہ بے عزتی برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کا میاں اسے بھول کر دوسری عورتوں کو واہ واہ کر رہا ہو۔۔۔ آج نہیں تو کل ایسے مرد کا گھر ٹوٹتا ضرور ہے۔ اب تم ننھے بن کر ہماری آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش نہ کرو۔۔۔ معید کی ساس بغیر گنجائش کے بات کر رہی تھیں۔۔۔

بیٹے عورت ہر دکھ میں خوشی خوشی حصہ دار بن جاتی ہے۔ شوہر کی محبت اس کا حوصلہ بڑھاتی ہے۔۔۔ شوہر کی بے توجہی اسے اس کی نظروں میں گرا کر اس کا اعتماد چھین لیتی ہے۔۔۔ یہ کسی نیک دل و پُر خلوص عورت کے ساتھ بہت زیادتی کی بات ہے۔۔۔

تم اب بات کرنے کے بجائے اپنی ساس سے معافی مانگو۔۔۔ حریم سے معذرت کر وامی نے بڑے سبھاؤ سے معاملہ نمٹانے کی کوشش کی۔۔۔

ہر گھر کچا گھروندا ہے۔۔۔ باہمی خلوص اور ایک دوسرے پر اعتماد ہی گھر کا مضبوط بند ہے۔۔۔

بہر حال تم غلط ہو وہ صحیح۔۔۔ اس کا محور مرکز تم ہو۔۔۔ تو تمہیں بھی چاہیے کہ تم اپنی توجہ کا مہور و مرکز صرف اسی کو بناؤ۔۔۔

لیکن امی میں تو اس کے ساتھ بہت سنسئیر ہوں آپ قسم لے لیں۔ وہی مجھے ٹوکتی ہے جھگڑتی ہے۔۔۔ بلیم کرتی ہے۔۔۔

دماغی توازن درست ہیں ہے اس کا۔۔۔ حریم کی امی بھڑک گئیں۔۔۔

بہن،،، آپ ذرا خود کو پُر سکون رکھیں۔۔۔ مجھے امید ہے اسے اپنی غلطی کا احساس ضرور ہو رہا ہو گا۔۔۔ آپ گنجائش رکھ کر بات کریں۔۔۔ اسی میں ہم سب کی بہتری ہے۔۔۔

مگر آپ نے وہ مثل تو سنی ہو گی چور چوری سے جائے ہیرا پھیری سے نہ جائے۔ حریم کی امی نے چیخ کر کہا۔۔۔

میں ضامن ہوں۔۔۔ ذمہ دار ہوں آپ موقع تو دیں۔۔۔ حریم میری بہو نہیں میری بیٹی ہے۔ اس کی گواہی حریم خود بھی دے گی۔ معید کی امی نے بہت دوستانہ انداز و مسکراہٹ کے ساتھ کہہ کر انکے ہاتھ تھام لیئے۔۔۔

اس کو اچھی طرح سمجھا دیجیے جو مرد عورت کا دل نہیں جیت پاتا، وہ ساری زندگی سچی خوشی کو ترستا ہے۔ حریم کی امی کے انداز میں اس مرتبہ گنجائش بہت واضح تھی۔۔

آپ نے بالکل ٹھیک کہا۔۔۔ معید کی والدہ نے نند کی طرف دیکھ کر گویا تائید کی جو کافی دیر سے معید کو کچھ کہنے کے لیے مناسب الفاظ مرتب کر رہی تھیں۔۔۔

حریم کہاں ہے آنٹی۔۔۔؟ معید نے کھڑے ہو کر جھجکتے ہوئے ساس سے پوچھا۔

اوپر ہو گی۔۔۔ انہوں نے اس طرح کہا کہ ناراضگی مصنوعی محسوس ہوئی۔۔۔

بچوں سے غلطیاں تو ہو ہی جاتی ہیں، بڑے کس لیے ہوتے ہیں؟ انھوں نے ناراض سمدھن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بہت محبت سے کہا۔۔۔

ہوں۔۔۔ انھوں نے باہر نکلتے ہوئے معید کو دیکھ کر ہنکار بھرا۔۔۔

اگر غلطی مان لی جائے تو موقع ضرور دینا چاہیے۔۔۔

اگر گنجائش رکھنے کی رسم ختم ہو جائے تو جگہ جگہ ٹوٹے ہوئے گھروں کا ملبہ دکھائی دے۔۔۔

حریم کی امی نے معید کی والدہ کی طرف بہت مطمئن مسکراہٹ کا تحفہ روانہ کیا۔۔۔ جن کی سمجھداری کی وجہ سے ان کا بلڈ پریشر نارمل ہو رہا تھا۔۔۔

اوپر معید۔۔۔ اپنی کوتاہی کے تدارک میں مصروف تھا۔

☆☆☆ختم شد☆☆☆